- ایثار کی حقیقی روح
- خدام الاحمدیہ کے قیام کا مقصد دوسروں کو نفع پہنچانا اپنا منتہی قرار دے
- ایثار کی خو انسان کو خدا کا مظہر بنا دیتی ہے
- یہی وہ طریق ہے جس کے ماتحت کسی انسان کی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کہلاتی ہے
- ان کاموں میں وہی خوشبو سمائی ہوئی ہوتی ہے جو خوشبو ان کی زندگی کا اصل مقصود ہوتی ہے
- جب محض لِلّٰہ کوئی شخص کام کرتا ہے......

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳-جون ۱۹۳۸ء)

ایثار کی حقیقی روح

۳ جون ۱۹۳۸ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود نے ایک معرکہ الاراء خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور نے فلسفہ دعا پر روشنی ڈالتے ہوئے مومنین کے منعم علیہ گروہ کی امتیازی صفات کی وضاحت فرمائی۔ حضور نے نبوت' صدیقیت' شہادت اور صالحیت کے مقامات اور ان کی خصوصیات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ حضور نے مُنْعَم علیہ گروہ کے تعیین کے بعد اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن کیلئے تحدیث بالنعمت ضروری ہے۔ تحدیث بالنعمت کے وسیع مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کو عملی رنگ میں فائدہ پہنچایا جائے یعنی جو کچھ خدا تعالیٰ دے اس سے دوسروں کو متمتع کیا جائے۔ گویا حقیقی مومنوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ دین' عرفان' علم اور دیگر خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے دوسروں کو بھی متمتع کرتے ہیں۔ ایثار' ہمدردی اور دوسرے تمام انسانوں کو فائدہ پہنچانے کی یہ روح جماعت کے ہر فرد کے رگ و پے میں کارفرما ہونی چاہئے کیونکہ یہ روح انسان کو خدا تعالیٰ کا مظہر بنادیتی ہے۔ (مرتب)

''میں نے جو خدام الاحمدیہ نام کی ایک مجلس قائم کی ہے اس کے ذریعہ اس روح کو میں نے جماعت میں قائم کرنا چاہا ہے اور اس کے ہر رکن کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ اپنے فوائد کو وہ بالکل بھلادے اور دوسروں کو نفع پہنچانا اپنا منتہی قرار دے دے۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی اس کے ماتحت کام کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں اور خود انہوں نے بھی اپنی روحانیت میں بہت بڑا فرق محسوس کیا ہوگا۔ کیونکہ جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظرانداز کرکے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے' اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے۔

ایثار کی خو انسان کو خدا کا مظہر بنادیتی ہے

کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتا' بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تمام کام کرتا ہے۔ وہ غنی ہے اور اس بات سے بے نیاز ہے کہ اسے کوئی فائدہ ہو۔ وہ جو بھی کام کرتا ہے مخلوق کے لئے کرتا ہے۔ پس جس گھڑی بندہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کا فائدہ اس کی ذات کو نہیں پہنچتا بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے تو اس گھڑی میں وہ خدانما آئینہ ہوتا ہے۔ جس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آرہا ہوتا ہے اور یہ لازمی بات ہے کہ جو چیز ایک وقت

انسان کے ساتھ وابستہ ہوگی وہ بعد میں بھی اپنا اثر دکھائے گی۔ دیکھو رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم جمعہ کیلئے آؤ تو اپنے کپڑوں کو خوشبو لگا کر آؤ۔ اب خوشبو لگانا ایک منٹ کا کام ہے۔ مگر وہ خوشبو بعد میں بھی گھنٹہ دو گھنٹہ ایک دن دو دن بلکہ ہفتہ ہفتہ تک جیسی جیسی قیمتی خوشبو ہوتی ہے' قائم رہتی ہے۔ بارش برستی ہے اور وہ محدود وقت میں برستی ہے مگر اس کی ٹھنڈک کا اثر دنوں چلا جاتا ہے۔ آگ جلتی ہے تو گو بعد میں بجھ بھی جاتی ہے مگر کمرے میں پھر بھی بہت دیر تک گرمی قائم رہتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مومن خدا نما ہو جاتا ہے اور وہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس میں وہ اپنے فائدہ کو بالکل نظرانداز کر دیتا ہے اور محض دوسروں کو فائدہ پہنچانا اپنا منتہی قرار دے لیتا ہے تو اس وقت وہ خدا تعالیٰ کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ عطر کا ایک چھینٹا جب کپڑوں پر پڑے تو کئی کئی دن تک انسانی دماغ کو معطر رکھے۔ سورج چڑھے اور اس کے غروب ہونے کے بعد بھی زمین سے گرمی کی لپٹیں آتی رہیں۔ بارش برسے اور اس کے کئی کئی دن بعد بھی ٹھنڈک محسوس ہوتی رہے۔ مگر خدا کسی جسم میں آئے اور اس کا اثر کام کے ختم ہوتے ہی غائب ہو جائے۔ اگر تم ایک منٹ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتے ہو تو یقیناً اس کے گھنٹوں بعد کی تمہاری حالت بھی خدا نما ہوگی۔ اور تم ایک منٹ میں جو کام کرو گے اس کے بدلہ کئی گھنٹوں کے لئے خدا تعالیٰ کے مظہر بن جاؤ گے اور اگر تم اس ایک منٹ کو ترقی دیتے چلے جاؤ تو پھر تم چوبیس گھنٹے ہی خدا تعالیٰ کے مظہر بن سکتے ہو چاہے دنیا کے نزدیک تم نے خدمت خلق کے لئے ایک یا دو گھنٹہ وقت دیا ہو۔ جس طرح آگ بجھ جاتی ہے مگر کمرہ پھر بھی گرم رہتا ہے۔ بارش برس جاتی ہے مگر خنکی پھر بھی قائم رہتی ہے۔ اس طرح ہوتے ہوتے تمہاری یہ حالت ہو جائے گی کہ تمہارا گھنٹہ دو گھنٹہ کا کام اپنے اثرات کے لحاظ سے چوبیس گھنٹوں پر پھیل جائے گا اور پھر کل کا کام اس اثر کو اور بڑھائے گا اور پرسوں کا کام اس اثر کو اور ترقی دے گا۔ یہاں تک کہ بالکل ممکن ہے بلکہ غالب ترین بات یہ ہے کہ تمہاری روحانیت اس قدر ترقی کر جائے اور تمہاری نیتیں اتنی صاف ہو جائیں کہ وہ دو گھنٹے کا کام نہ صرف تمہیں باقی بائیس گھنٹوں کے لئے خدا تعالیٰ کا مظہر بنا دے بلکہ جب دوسرا دن چڑھے تو اس دن جو کام تم خدا تعالیٰ کے نمونہ پر کرو صرف اسی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے مظہر نہ بنو بلکہ پہلے دن کی مظہریت بھی ابھی باقی ہو اور وہ دونوں مل کر تمہارے نور کو اور بھی بڑھا دیں اور ہوتے ہوتے ایک غیر محدود ذخیرہ انعکاسات الہیہ کا تمہارے جسم میں جمع ہو جائے۔ آخر یہی وہ طریقہ ہے جس کے ماتحت کسی انسان کی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کہلاتی ہے ورنہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جس قسم کا بنایا ہے اس کے لحاظ سے چوبیس گھنٹے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کا مظہر نہیں بن سکتا۔ آج تک کوئی نبی بھی ایسا نہیں آیا جو سوتا نہ ہو یا کھانا نہ کھاتا ہو یا پانی نہ پیتا ہو یا پاخانہ پیشاب نہ کرتا ہو یا نہاتا دھوتا نہ ہو یا بیوی بچوں کا فکر نہ کرتا ہو۔ یہ ساری ضروریات نبیوں کے ساتھ بھی لگی ہوئی تھیں۔ پھر کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی ہر حرکت اور ان کا ہر سکون اپنی راہ میں قرار دیا اور کیونکر کہہ دیا کہ ان کا ہر کام میری رضا کے لئے ہے۔ اس کی تہہ میں دراصل وہی بات ہے جو میں نے بتائی ہے اور جس کی مثال میں میں نے بتایا ہے کہ عطر لگانے کے بعد تم گھنٹوں بلکہ دنوں تک اس کی خوشبو محسوس کرتے ہو۔ کمرہ

میں آگ جلاتے ہو تو اس کے بجھنے کے بعد بھی اس کی گرمی محسوس کرتے ہو۔ اسی طرح انبیاء خدا تعالیٰ کی محبت میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ جب وہ سوتے ہیں اس وقت بھی ان پر یہی محویت طاری ہوتی ہے۔ جب اٹھتے ہیں اس وقت بھی یہی محویت ہوتی ہے۔ جب کھاتے ہیں اس وقت بھی اور جب پیتے ہیں اس وقت بھی۔ اس طرح ان کی نیند بھی خدا کے لئے ہوتی ہے اور ان کی بیداری بھی' ان کا کھانا بھی خدا کے لئے ہوتا ہے اور ان کا پینا بھی۔ اسی طرح ان کا اٹھنا' ان کا بیٹھنا' ان کا نہانا' ان کا پیشاب پاخانہ کرنا سب خدا کے لئے ہوتا ہے۔ وہ کام دنیا کو دنیا کے نظر آتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ اس کے لئے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کاموں میں وہی خوشبو سمائی ہوئی ہوتی ہے جو خوشبو ان کی زندگی کا اصل مقصود ہوتی ہے تو جب محض للہ کوئی شخص کام کرتا ہے اس وقت اس کی باقی گھڑیوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔"

(خطبہ نمبر ۷ فرمودہ ۳ جون ۱۹۳۸ء مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۳۸ء صفحہ ۶' ۷)